رسائل و مسائل

خواتین اور جینز کا استعمال

میری خالہ کافی عرصے کے بعد امریکہ سے اپنے اہل خانہ کے ساتھ آئی ہیں۔ ان کی بیٹیاں جینز پہنتی ہیں' لیکن جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہیں تو سارے کپڑے چادر سے چھپا کر نکلتی ہیں۔ سر کے بال تک چھپے ہوئے ہوتے ہیں' جوتیاں اور تھوڑی تھوڑی جینز نظر آ رہی ہوتی ہیں۔ میں نے بہت دفعہ اپنی کزن کو جینز پہننے سے منع کیا۔ لیکن وہ کہتی ہیں کہ جینز پہننا کوئی گناہ نہیں ہے۔ نہ یہ مردوں کی مشابہت ہے اور نہ کافروں کی۔ وہ یہ جواز پیش کرتی ہیں کہ آج پوری دنیا میں عورتیں پینٹ پہن رہی ہیں۔ امریکہ میں بھی مسلم عورتیں پہنتی ہیں۔ ایران' سعودی عرب' دبئی' ترکی اور خود پاکستان میں بھی عورتیں پہنتی ہیں۔ اب ہم اگر کسی لڑکی کو پینٹ پہنا ہوا دیکھیں تو ہم اسے کافر نہیں کہہ سکتے کیونکہ اب یہ لباس مسلمانوں میں بھی رواج پا چکا ہے۔ کافروں کی مشابہت میں یہ جب ہو تا جب اسے صرف کافر ہی پہنتے۔ اگر پینٹ چست نہ ہو' ڈھیلی ڈھالی ہو' شرٹ پینٹ کے اندر نہ ہو بلکہ باہر ہو' ڈھیلی ڈھالی ہو اور کم از کم رانوں تک ہو اور ستر نمایاں نہ ہو' تو پینٹ جائز ہے۔ دوسرے' یہ بات کہ یہ مردوں کی نقل ہے' تو یہ بھی ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ہمارے ہاں جس طرح عورتوں اور مردوں کی شلواریں ایک جیسی ہوتی ہیں' اسی طرح سب جگہ پر پینٹ بھی مردوں اور عورتوں کی ایک جیسی ہیں۔ اگر کوئی لڑکی پینٹ کوٹ پہنے یا مردانہ قمیص شلوار پہنے' یا کوئی خاص مردوں کا لباس پہنے تو وہ مردوں کی نقل ہو گا اور اسی طرح کوئی عورت خاص کوئی کافر عورتوں کا لباس پہنے تو وہ کافروں سے مشابہت ہے۔ اگر آپ میرے سوال کا جواب دے دیں تو مجھے اور میری کزن کو مسئلے کا اسلامی حل مل جائے گا۔

شرعی احکام کا علم حاصل کرنا ایک اسلامی فریضہ ہے جس کا آپ نے عملی نمونہ پیش کیا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ درپیش معاملے میں حکم شرعی معلوم کر کے اس پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

لباس کے بارے میں اصولی ہدایات سورۃ الاعراف' آیت نمبر ۲۶' ۲۷' ۲۸' ۳۱' ۳۲ میں دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک اصولی ہدایت یہ ہے کہ لباس تقویٰ کا ہو۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ "لباس التقوی" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں: "...... انسان کے لیے لباس کا صرف ذریعہ ستر پوشی اور وسیلہ زینت و حفاظت ہونا

ہی کافی نہیں ہے، بلکہ فی الحقیقت اس معاملے میں جس بھلائی تک انسان کو پہنچنا چاہیے، وہ یہ ہے کہ اس کا لباس تقویٰ کا لباس ہو، یعنی پوری طرح ساتر بھی ہو، زینت میں بھی حد سے بڑھا ہوا یا آدمی کی حیثیت سے گرا ہوا نہ ہو، فخر و غرور اور تکبر و ریا کی شان لیے ہوئے بھی نہ ہو اور پھر ان ذہنی امراض کی نمایندگی بھی نہ کرتا ہو جن کی بنا پر مرد زنانہ پن اختیار کرتے ہیں، عورتیں مردانہ پن کی نمایش کرنے لگتی ہیں اور ایک قوم دوسری قوم کے مشابہ بننے کی کوشش کر کے خود اپنی ذلت کا اشتہار بن جاتی ہے۔۔۔" **(تفہیم القرآن، ج ۲، ص ۲۰)**

ایک قوم کا دوسری قوم کے مشابہ بننے سے یہی مراد نہیں ہے کہ ان کے شعار کو اپنائے بلکہ ان کے طور طریقوں، وضع قطع، تراش خراش کو اپنانا بھی ان کے مشابہ بننا ہے۔ پھر دوسری قوموں کے ساتھ مشابہت کے علاوہ مسلمانوں میں ایسے لوگ اور ایسے طبقات جو دوسروں کی تہذیب و روایات کو اپنائے ہوئے ہوں، ان کے رہن سہن، ان کے لباس کو پہنتے ہوں، ان کے ساتھ بھی مشابہت نہ ہو، بلکہ صلحا اور متقین جو اسلامی تہذیب و اقتدار کو سینے سے لگائے ہوئے ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور سلف صالحین، مردوں اور عورتوں کے لباس کی یاد تازہ کرتے ہوں، ان کی پیروی اور نقالی کرنے والے ہوں۔ ان کے ساتھ مشابہت کرنے والے اہل تقویٰ اور اسلامی اقدار و روایات کو اپنانے والوں کی شکل اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ ظاہر کا اثر باطن پر بھی ڈال دے گا۔ تواضع اور انکساری کا لباس آدمی میں تواضع اور انکساری پیدا کرتا ہے اور تکبر و غرور کا لباس آدمی میں تکبر و غرور پیدا کرتا ہے۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ اس موضوع پر اس آیت کی تفسیر لکھتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "لباس تقویٰ کے لفظ سے اس طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ ظاہری لباس کے ذریعے ستر پوشی اور زینت و تجمل سب کا اصل مقصد تقویٰ اور خوف خدا ہے جس کا ظہور اس کے لباس میں بھی اسی طرح ہونا چاہیے کہ اس میں پوری ستر پوشی ہو، کہ قابل شرم اعضا کا پورا پردہ ہو، وہ ننگے بھی نہ رہیں، اور لباس بدن پر ایسا چست بھی نہ ہو جس میں یہ اعضا مثل ننگے کے نظر آئیں۔ نیز اس لباس میں فخر و غرور کا انداز بھی نہ ہو بلکہ تواضع کے آثار ہوں، اسراف بے جا بھی نہ ہو، ضرورت کے موافق کپڑا استعمال کیا جائے۔ عورتوں کے لیے مردانہ اور مردوں کے لیے زنانہ لباس بھی نہ ہو، جو اللہ کے نزدیک مبغوض و مکروہ ہے۔ لباس میں کسی دوسری قوم کی نقالی بھی نہ ہو جو اپنی قوم و ملت سے غداری اور اعراض کی علامت ہے۔ اس کے ساتھ اخلاق و اعمال کی درستی بھی ہو، جو لباس کا اصل مقصد ہے۔ **(معارف القرآن، ج ۳، ص ۵۳۶)**

آپ نے جینز کی جو صورت تحریر کی ہے، وہ بے شک وہی ہو جو آپ نے لکھی ہے کہ ساتر ہو، اس میں مردوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو، لیکن یہ ہمارے معاشرے کی نہیں، بلکہ مغربی معاشرے کی ایجاد اور

مغرب کا لباس ہے۔ آپ تو بے شک اسے اس طرح استعمال کریں گی جو ساتر ہو گی، لیکن اپنی اصل کے اعتبار سے تو یہ ساتر نہیں ہے بلکہ اصل میں یہ مغربی لباس کی نقالی ہے۔ اس کے بجائے آپ اسلامیت اور پاکستانیت کو پھیلائیں، پاک و ہند کے دینی گھرانوں کو پیش نظر رکھیں۔ آپ پاکستان اور عالم اسلام کی صالحات کی پیروی کریں۔ اس سے دینی اور اسلامی ذہنیت نشوونما پائے گی، آخرت کی فکر پیدا ہو گی اور نیک خواتین کی طرح آپ میں بھی نیکی کا جذبہ پیدا ہو گا۔

نیک لوگوں کا لباس نیکی اور برے لوگوں کا لباس برائی کی ذہنیت پیدا کرتا ہے۔ انسان کا لباس، انسان کی صحبت تو آدمی پر اثرانداز ہوتی ہی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانوروں کی صحبت سے بھی وہی اوصاف پیدا ہوتے ہیں جو جانوروں میں پائے جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ بکریوں والوں میں مسکنت اور تواضع پائی جاتی ہے اور فخر و غرور اونٹوں کی دموں کو پکڑ کر چلنے والوں میں پایا جاتا ہے۔ لباس دراصل ذہنی طور پر اہل لباس کی صحبت ہے اور اس پر وہی اثرات مرتب ہوتے ہیں جو صحبت پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس لیے ہماری طرف سے آپ کی کزن سے گزارش ہو گی کہ وہ جینز کے استعمال کو ترک کر دیں۔ اس پر ان کو ان شاء اللہ فائدہ ہو گا۔

آپ کی کزن نے ایران، سعودی عرب اور پاکستان کے جن اونچے گھرانوں کی خواتین کا حوالہ دیا ہے کہ وہ بھی پینٹ پہنتی ہیں، تو اس بارے میں عرض ہے کہ یہ وہ خواتین ہیں جو مغربی تہذیب کی نقالی کرتی ہیں اس لیے آپ ان سے کہہ دیجیے کہ ان کی نقالی کو چھوڑ دیجیے۔ ان کے بجائے دنیا کے اسلامی گھرانوں کی خواتین کو اپنے لیے نمونہ بنائیں جو مغربی تہذیب سے متاثر اور اس کی دلدادہ نہیں۔ وہ مغربی تہذیب کو باعث عزت و فخر سمجھنے کے بجائے اسلامی تہذیب و روایات کی قدر کرتی ہیں اور اس میں شرف و وقار سمجھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق سے نوازے۔ (مولانا عبدالمالک)

امت کی بے حسی

ایک وقت امت مسلمہ پر ایسا تھا کہ وہ اپنوں ہی کی نہیں بلکہ اگر کسی غیر مسلم ملک میں کسی غیر مسلم نے بھی ان کو مدد کے لیے پکارا اور کہیں پر ظلم ہوا تو مسلمان مظلوموں کی امداد و نجات کے لیے پہنچ جاتے تھے۔ آج معاملہ برعکس ہے۔ امت مسلمہ پر جگہ جگہ ظلم ڈھائے جا رہے ہیں لیکن پوری امت خاموش نظر آتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

آپ نے جس بنیادی مرض complaseency، لاتعلقی، اپنی ذات میں گم ہو جانا، اردگرد کے مسائل سے اپنے آپ کو لاعلم کر لینے کی طرف متوجہ کیا ہے، وہ دور جدید کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ آپ کا مشاہدہ کسی